جامعہ حفصہ فورم کی طرف سے

مفتی ابو ذر حفظہ اللہ سے کئے گئے سوالات و جوابات
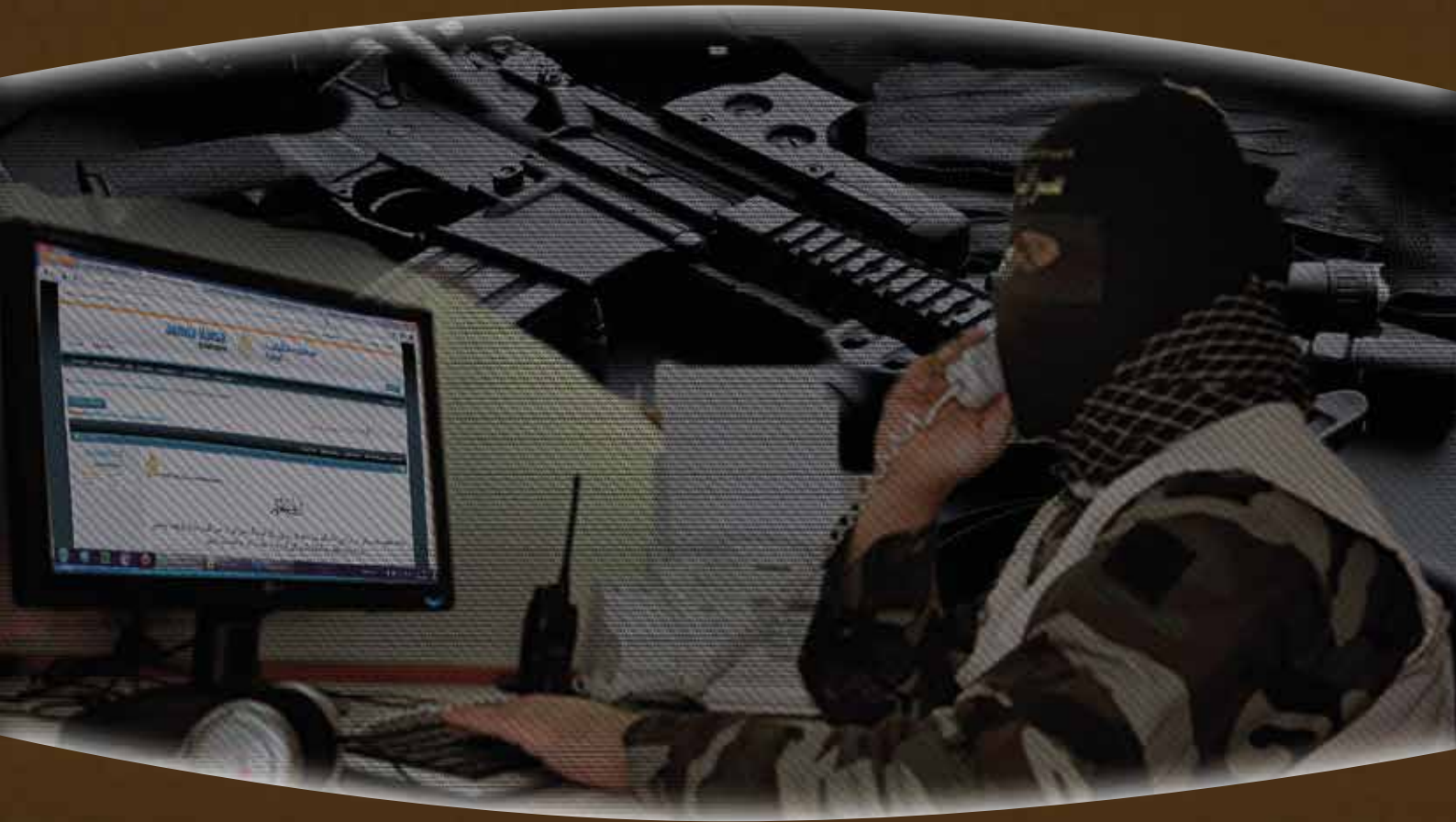
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ حفصہ فورم کی طرف سے

مفتی ابو ذر حفظہ اللہ سے سوالات و جوابات

☆ جامعہ حفصہ فورم پر کچھ عرصہ پہلے ممبرز کو موقعہ دیا گیا کہ وہ مفتی ابو ذر حفظہ اللہ سے سوالات پوچھیں ،آج ان سوالات کے جوابات پیشِ خدمت ہیں ☆

بسم اللہ و الحمدللہ و الصلاۃ و السلام علی سید الانصار و المهاجرین قائد المجاهدین محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

محترم مسلمان بھائیو بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

آج دس شعبان کو آپ حضرات کے سوالات پر غور کرنے کا موقع ملا۔اللہ انصار و مہاجرین کی قربانیوں کو قبول فرمائے،آمین۔ان شاء اللہ بالترتیب جوابات دینے کی کوشش کی جائے گی۔

س: وزیرستان کے حالات کیسے ہیں، کیا ناپاک فوج کا وزیرستان پر مکمل کنٹرول ہے؟

ج: وزیرستان تین حصوں پر مشتمل ہے:

الف۔جنوبی وزیرستان وانا، یہاں احمد زئی وزیر قبائل آباد ہیں ۔یہاں مجاہدین کے خلاف ناپاک فوج وقتاً فوقتاً چھاپہ مار کارروائیاں کرتی رہتی ہے جس سے مجاہدین کو کافی نقصان ہورہا ہے، اِس کی وجہ ملا نذیر گروپ ہے جو حکومتِ پاکستان کے تابع ہے۔لیکن مجاہدین کے حوصلے کم زور نہیں ہیں الحمد للہ۔بہت سارے جہادی مجموعے جن کا ''اللہ کی خاطر دوستی، اللہ کی خاطر دشمنی''یعنی الولاء والبراء کا عقیدہ مضبوط ہے وہ نذیر کی پروا کیے بغیر ناپاک فوج کے خلاف کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔

ب۔جنوبی وزیرستان محسود، یہ ہمارے انصار امیر بیت اللہ شہیدؒ، قاری حسین شہیدؒ اور فدائی مجاہدین کا دیس ہے، یہاں سڑکوں پر ناپاک فوج کا تسلط ہے اور علاقے میں طالبان کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔جب میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں لدھا سے یہ مسرت بھری خبر آئی ہے کہ لدھا میں مجاہدین پر ناپاک فوج کے کمانڈوز نے چھاپہ مارا، اللہ کا شکر ہے کہ طالبان غافل نہیں تھے چنانچہ اللہ کے شیروں کے

ہاتھوں ۵۰ فوجی مارے گئے، ۱۲ کے سر کاٹے گئے۔ واضح رہے کہ اِن میں اُس خبیث فوجی افسر کا سر بھی شامل ہے جو سوات کی ویڈیو میں ایک بوڑھے عالمِ دین مولانا عارف کو گھسیٹتے، اُن کی سفید ڈاڑھی کو نوچتے اور مار پیٹ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے **و الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات**۔ اس کے علاوہ تقریباً ہر روز ہی کارروائیاں ہوتی ہیں جن کی خبریں وسائل کی کمی کی وجہ سے باہر کی دنیا تک نہیں پہنچ پاتیں......اللہ ہی کارساز ہے وہی آپ کے مجاہد بھائیوں کے اعمال کو جانتا ہے اور ہم اُسی سے مدد کے طالب ہیں۔

ج۔ شمالی وزیرستان، یہ ایک ایسا علاقہ جس کے حالات سمجھنا مشکل ہے۔ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی! یہاں مجاہدین بھی ماشاء اللہ زیادہ ہیں اور ناپاک فوج کے مورچے بھی قدم قدم پر قائم ہیں۔ مرکزی شاہراہ کے چیک پوسٹوں سے خصوصاً مہاجرین انتہائی احتیاط کرتے ہیں۔ یہاں حافظ گل بہادر گروپ کا حکومتِ پاکستان کے ساتھ معاہدہ بھی ہے اور خونریز جھڑپیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ مئی کے مہینے میں ایک محسود مجاہد کے گھر پر حکومت نے چھاپہ مارنے کی کوشش کی جس میں چار مجاہد شہید ہوئے اور صرف اکہتر (۷۱) فوجی مارے گئے۔ میجروں کے سر میران شاہ بازار میں ریڑھیوں پر گھومتے رہے۔ جہاں بہت ساری غنیمت آپ کے مجاہد بھائیوں کے ہاتھ لگی وہاں ایک خاص فوجی چھڑی بھی ہاتھ لگی جس پر ''زورآور'' لکھا ہوا تھا، واضح رہے کہ چھڑی جس میجر کی تھی اُس کی اہم خدمات سن وار اُس چھڑی پر درج تھیں۔ یاد رہے کہ شمالی وزیرستان میں یہ جھڑپیں صرف تحریک طالبان پاکستان یا دیگر مہاجر مجاہدین کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کبھی کبھار حافظ گل بہادر گروپ کے ساتھ بھی جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں، حالات چند دنوں خراب سے رہتے ہیں پھر زندگی اپنے ڈگر پر چلنے لگتی ہے۔

رہی بات ڈرون حملوں کی اُس میں شمالی وزیرستان پہلے درجے پر وانا دوسرے درجے پر اور محسود علاقہ تیسرے درجے پر ہے۔ اور طالبان بھی میر علی، میران شاہ اور وانا کیمپوں پر میزائل برساتے رہتے ہیں۔ اللہ اُنہیں خوش رکھے اور اُن کے نشانوں کو درست فرمائے، آمین

البتہ ایک بات قابلِ ذکر ہے کہ شمالی وزیرستان، افغانستان اور پاکستان کے طالبان سب کے لیے اہم ہے۔ دوسری اہم بات جسے ذکر نہ کرنا ناانصافی ہوگی وہ یہ ہے کہ سینکڑوں ڈرون حملوں اور جنگوں کے باوجود وزیرستان کے انصار کی مجاہدین اور مہاجرین سے تعلق اور محبت قابلِ تعریف ہے۔ مجاہدین کا انصار و مددگار بننا یہ وہ خدمت ہے جسے تصور کرتے ہی بڑے بڑے نیک لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں......!! اللہ کی مدد اور انصار کی محبت کی برکت سے طالبان بھی اپنی کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ طالبان کو غلبہ دے اور ہمارے انصار اور اُن کے اخلاص میں اضافہ فرمائے، آمین

رہی بات ناپاک فوج کے کنٹرول کی تو یہاں فوج اپنے مورچوں اور کیمپوں میں محدود ہے۔ اور جب کبھی فوج باہر آتی ہے تو کرفیو کر کے ہی آسکتی ہے اور کرفیو والے دن بھی ناپاک فوج کو جہنم بھیجنے کی کوششیں جاری رہتی ہیں۔ چونکہ یہاں تمام مجاہدین کا حکومت کے ساتھ معاہدہ نہیں ہے اس لیے کرفیو والا دن فوجیوں پر بڑا بھاری گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ناپاک فوج کو نامراد فرمائے، آمین

س: کیا پوری پاکستانی فوج مرتد ہے یا صرف وہ جو آپریشن کا حصہ ہیں؟ ایک عام فوجی جس کو حقیقت کا علم نہیں اُس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

ج: جی ہاں! پوری پاکستانی فوج مرتد ہے؛ یہ حکم ادارے کا ہے، ہر ہر فوجی کا الگ الگ حکم بیان کرنا یہ شرعا ہماری ذمہ داری نہیں اور نہ ہی یہ ہمارے بس میں ہے؛ کیونکہ ہمارا جہاد نظام کے خلاف ہے افراد یا شخصیات کے خلاف نہیں۔ اور فی الوقت جتنے بھی سیکورٹی ادارے ہیں یہ سب پاکستان میں قائم کفری اور انگریزی نظام وقانون کے محافظ ہیں اس لیے ان سب کو عمومی طور پر مرتد سمجھا جائے گا۔ اِس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''ایک لشکر بیت اللہ شریف کی طرف بڑھے گا تو اُسے اول تا آخر یعنی پورے کے پورے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا''

جس پر اماں عائشہؓ نے پوچھا کہ اُس لشکر میں تو وہ لوگ بھی ہوں گے جو غلام ہیں اور عام لوگ ہیں (جو لشکر کے ہم فکر نہیں)

تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ:

''سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر قیامت کے روز اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اُن کے ساتھ معاملہ ہو گا''

صحیح مسلم میں اماں ام سلمہؓ کی روایت میں اُن کا سوال اس طرح تھا: کیسے سب کو دھنسا دیا جائے گا حالانکہ اُن میں وہ بھی ہوگا جو اِس کارروائی کو ناپسند کرتا ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یُخسف بہ معھم ولکنہ یُبعث علی نیتہ یوم القیامۃ''

علماء کرام اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اللہ تعالی اِس لشکر سے جاہل، مجبور اور وہ لوگ جو لشکر کے ہم فکر نہیں ہیں اُنہیں جدا کرنے پر قادر ہے، باوجود اس کے اللہ تعالی نے عمومی حکم کرتے ہوئے سب کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا اور سب کو زمین میں دھنسا دیا اور حقیقی حکم کا معاملہ قیامت پر چھوڑ دیا تو ہم جو بندے ہیں لشکر سے جاہل و مجبور لوگوں کو جدا کرنے پر بھی قادر نہیں تو ہم بطریقِ اولی عمومی حکم پر عمل کریں گے اور انفرادی حکم کے معاملے کو اللہ کے حوالے کر دیں گے، چنانچہ جو کوئی بھی مجاہدین کے خلاف کفار کی صف میں ہوگا اُس کے ساتھ کافروں والا معاملہ کیا جائے گا اور جو مرتدین کی صف میں ہوگا اُس کے ساتھ مرتدین والا معاملہ ہوگا۔ فقہی قاعدہ یہی ہے الحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر یعنی ظاہری حالت کو دیکھ کر حکم لگایا جائے گا۔

صحیح بخاری، کتاب الشہادات میں حضرت عمرؓ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بعض لوگوں کی پکڑ بذریعہ وحی ہوتی تھی، اب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا، پس اب ہم آپ حضرات کی

پکڑ ظاہری اعمال پر کریں گے۔ جو اپنی اچھائی ہم پر ظاہر کرے گا ہم اُسے امانت دار سمجھیں گے اور اُسے نزدیک رکھیں گے۔ اُس کی نیت کا حساب اللہ کرے گا۔ اور جو اپنی برائی ہم پر ظاہر کرے گا ہم نہ اُس پر اعتماد کریں گے اور نہ ہی اُس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ کہے کہ اُس کی نیت ٹھیک ہے''۔

اور جنگِ بدر میں جب آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس ؓ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت عباس ؓ کی یہ بات کہ 'میں مسلمان ہوں' کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا:

''قد کان ظاهرک علینا''

یعنی آپ کی ظاہری حالت ہمارے خلاف تھی! خلاصہ یہ ہے کہ ظاہری حالت کا اعتبار ہوگا اور نیت کا معاملہ اللہ کے حوالے کر دیا جائے گا ۔واللہ اعلم

رہی بات حقیقت کا علم نہ ہونے کی......تو یہ عذرِ گناہ بدتر از گناہ کی ایک انتہائی ناپسندیدہ، قبیح اور بدترین صورت ہے۔ اس لیے کہ کفر واسلام، حلال وحرام اور عقیدے کے بنیادی اُصولوں کو سمجھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اس وقت جب کہ ذرائع ابلاغ آزاد ہیں اور ہر چھوٹے بڑے عام شخص کو بھی یہ معلوم ہے کہ پاکستان امریکہ کا اتحادی ہے اور قبائل میں مجاہدین ہی کے خلاف کارروائیاں ہو رہی ہیں......اِن حالات میں مجھے حقیقت کا علم نہیں کہنا 'مَیں نہ مانوں' کے سوا کچھ نہیں۔

اور ایسے ہی لوگوں کے علاج کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے شیروں کو میدان میں اتارا ہے۔ پھر بھی اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ حقیقت سے لا علم ہے تو اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، ہم کسی کا دل چیر کر دیکھنے پر مامور نہیں، جب تک وہ کفار کی صف میں ہے اُس کے ساتھ کفار ہی معاملہ ہوگا۔ واللہ اعلم

س: ایک عام پولیس والے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے جس سے مجاہدین کو کوئی نقصان نہ پہنچا ہو؟ اسی طرح ایک عام رافضی (شیعہ) جو پولیس میں ہو یا عام آدمی ہو لیکن عقیدہ روافض (شیعیت) کا رکھتا ہو کیا یہ لوگ بھی حربی ہیں؟

ج: عام پولیس، خاص پولیس اور عام شیعہ، خاص شیعہ کی تفریق شرعاً غلط ہے، یہ سب اسلام اور مسلمانوں کے لیے مضر ہیں۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ یہ کفار ومرتدین کی صف میں ہیں اور اُن کے احکامات کے پابند ہیں، جب تک کفار، مرتدین اور اُن کے مددگاروں کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ وغیرہ نہ ہو اور وہ کفار اسلحہ اٹھانے کے قابل ہوں وہ سب حربی ہیں، اُن کو قتل کرنا جائز ہے۔

س: پاکستان میں موجود اسلامی سیاسی جماعتیں مثلاً جماعت اسلامی اور دیگر......اِن جماعتوں کا شریعت قائم کرنے میں مثبت کردار ہے یا منفی کردار ہے؟

ج: جمہوری نظام قانون سازی کا حق بندہ کو دیتا ہے جو کہ شرک فی الحکم ہے {**ولا یشرک فی حکمہ أحدا**} لہذا یہ سراسر کفری نظام ہے۔ چونکہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک کفر اور اسلام کے درمیان کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جمہوریت جو اسلام سے متصادم ہے سوائے کفر کے اور کچھ نہیں۔ جمہوری نظام کے ذریعے شرعی نظام لانے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سینما شو میں لوگوں کو اس لیے بلایا جائے تاکہ اُنہیں دین کی دعوت دی جائے......!

یاد رہے کہ اسلام کا (۱) منبع (۲) راستہ اور (۳) منزل تینوں صاف ہونے چاہئیں۔

مجلسِ عمل (جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام ف وس، جمعیت اہل حدیث، جمعیت علماء پاکستان اور شیعہ کفار) میں موجود تمام جماعتوں کا شریعت کے قیام کے لیے کردار سوائے زبانی جمع خرچ اور چند ایک بِل پیش کرنے کے کچھ نہیں۔ البتہ جمہوریت نامی کفر کی بحالی کے لیے اِن حضرات کی کوششوں کا انکار نہیں کیا جاسکتا، پارلیمنٹ کی کرسیوں کے لیے دھکم پیل اور سودے بازیوں کو اُمت دیکھ دیکھ کر تھک چکی ہے، جمہوری طریقہ کفری طریقہ ہے جس سے اسلامی نظام لانے کا تصور اسلامی نہیں ہے۔

جمہوریت کی بنیاد دو باتوں پر قائم ہے، یہ دونوں باتیں کتاب وسنت کے بالکل خلاف ہیں:

پہلی بات: حکومت عوام کی ہوگی۔ جب کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ حکم صرف اور صرف اللہ کا ہوگا۔ جمہوریت میں اہمیت عوام کے رائے کی ہے اللہ کے حکم کی نہیں۔ چنانچہ بے نظیر جب اقتدار میں پہلی بار آئی تھی تو ایک بہت بڑی مذہبی کے جماعت کے 'امامِ انقلاب' نے یہ 'ارشاد' فرمایا تھا کہ ''عورت کو نماز کی امامت کے لیے آگے کرنا بھی جائز نہیں چہ جائیکہ پوری قوم کی امامت......لیکن چونکہ قوم نے اُن کو منتخب کیا ہے اس لیے ہم عوامی رائے کا احترام کرتے ہیں'' تو آپ بجاطور پر دریافت فرماسکتے ہیں کہ: جناب! عوامی رائے کا احترام تو ہوگیا، اللہ کے حکم کا کیا ہوگا؟......اب کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

دوسری بات: جمہوریت میں اکثریت کا اعتبار ہوتا ہے چاہے برحق ہو یا باطل۔ جب کہ اسلام میں اعتبار حق کا ہوتا ہے چاہے برحق شخص تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم میں بہت ساری آیتوں میں یہ بات صاف ستھرے لفظوں میں موجود ہے کہ لوگوں کی اکثریت جاہل، غافل، کافر، بے وقوف، گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ صرف ایک آیت پیشِ خدمت ہے:

{وان تطع أکثر من فی الأرض یضلوک عن سبیل اللہ...}

اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم اُن کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں اللہ کا رستہ بھلا دیں گے، یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور محض اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔ (سورۂ انعام:۱۱۶)

یعنی اللہ کی کتاب نے جس اکثریت کی مذمت کی وہی اکثریت آج کے جمہوریت کی بنیاد ہے جس کی بحالی کے لیے مذہبی جماعتیں بھی زور لگا رہی ہیں۔ اللہ تعالی ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، آمین

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایسے انبیاء تشریف لائیں گے کہ اُن کے ساتھ ایک بھی اُمتی نہیں ہوگا۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ جمہوری قانون کی رُو سے وہ ناکام ٹھہرے کہ وہ 'رُکن سازی' نہیں کر سکے۔

یہ جمہوری پارٹیاں "ید اللہ علی الجماعۃ" اور "اتبعوا السواد الاعظم" جیسی حدیثوں کو اپنے لیے بے خوف و خطر استعمال کرتے ہیں حالانکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ:

"الجماعۃ ما وافق الحق و لو کنت وحدک"

جماعت وہ ہے جو برحق ہو اگرچہ تم تنہا ہی کیوں نہ ہو۔

جماعت حق پرستی کو کہا جاتا ہے نہ کہ اکثریت کو اور ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ جمہوریت ایک کھلا کفر ہے اور جو مذہبی سیاسی پارٹیاں جمہوریت کے راگ اَلاپتی ہیں ہم اُنہیں باطل طریقے پر سمجھتے ہیں اور جیسے علماءِ حق نے اپنے اپنے زمانے کے فتنوں کے خلاف آواز اٹھائی ویسے ہی ہماری گزارش ہے کہ نئے کفر اور فتنے جمہوریت کو مسلمانوں کے سامنے واضح کر کے بیان کیا جائے۔ اللہ تعالی ہمارے اکابر علماء کی حفاظت فرمائے اور ہمیں حق پرست بنائے، آمین

مصر میں اخوان المسلمون نامی اسلام پسند جماعت سے تعلق رکھنے والے محمد مرسی کی انتخابات میں کامیابی کی خبر سنی۔ یہ کامیابی حقیقت میں اخوان کی ناکامی ہے کیونکہ جمہوریت اُن کے بڑوں استاذ حسن البنا و سید قطب شہید رحمہم اللہ کا نہ طریقہ کار تھا اور نہ ہی ہدف و مقصد۔ چنانچہ جمہوری طریقے کے ذریعے مُرسی کو کرسی تو مل سکتی ہے لیکن شریعت نہیں مل سکتی، اِس کی زندہ مثالیں: الجزائر، فلسطین اور صوبہ سرحد میں اسلام پسندوں کا انتخابات میں کامیاب ہونا اور حکومت میں آکر بجائے شریعت کے قیام کے خود جمہوری نظام کے تابع ہوجانا...... ہیں۔ لال مسجد کا واقعہ انہی اسلام پسندوں کے زمانے میں پیش آیا لیکن جو کچھ مجلسِ عمل نے کیا وہ اُن کا کردار، ہدف اور مقصد واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔

س: پاکستانی حکومت کے کسی بھی ادارے میں نوکری کرنا جائز ہے، اور اُس کی جو تنخواہ ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے، کونسے اداروں کی ملازمت جائز نہیں؟؟؟

ج: وہ ادارے جن کا کفر یا اسلام سے بنیادی طور پر تعلق نہیں ہے جیسے زراعت، بجلی، ٹیلیفون وغیرہ کہ اِن کا اسلامی حکومت یا کافر حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ حکومت چاہے اسلامی ہو یا کفری بجلی تو عام انسانی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایسے اداروں میں کام کرنا جائز ہے اور اُس کی تنخواہ بھی حلال ہے۔

رہے وہ ادارے جو موجودہ پاکستانی نظام کو سہارا دیئے ہوئے ہیں جیسے عدالت و وکالت، سیکورٹی ادارے، اقتصادی ادارے جن کی بنیاد سود پر قائم ہے، لاء کالج جو کفری قوانین کی ترویج و اشاعت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں......ایسے اداروں میں نوکری کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں عام اسکولوں اور کالجوں میں نوکری کرنا جائز ہے بشرطیکہ نصاب میں موجود خلافِ اسلام باتوں کی نشاندہی کی جائے اور صحیح عقیدہ کو بھی سمجھایا جائے۔

مثال کے طور پر ہمارے اسکولوں میں اسماعیلی شیعہ محمد علی جناح کو قائدِ اعظم کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہوگی کہ آپ اُس کے 'کائد اعظم' یعنی سب سے بڑا دھوکہ باز والا چہرہ طالب علموں کو دکھائیں۔ سر سید احمد خان کو مسلمانانِ ہند کا نجات دہندہ ثابت کیا جاتا ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہوگی کہ آپ اُس کی زندیقیت اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کو ثابت کریں۔ سر سید نے جنت کا انکار کیا تھا اور جنت کا مذاق اُڑایا تھا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیرِ قرآن از سر سید۔ اِن لوگوں کو ہمارے تعلیمی اداروں میں دعائیہ کلمات 'رحمۃ اللہ علیہ' وغیرہ سے یاد کیا جاتا ہے حالانکہ یہ کفار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کافر ماں باپ کے لیے دُعاءِ مغفرت سے منع کیا ہے۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں جنات، پریوں اور جادو وغیرہ کی کہانیاں بڑے مزے سے پڑھائی جاتی ہے جس سے غلط عقائد اور کفریات کی ترویج ہوتی ہے۔ ایسی کہانیوں کو نصاب سے نکالنے کی کوشش یا کم از کم تردید تو بہر حال لازم ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ہمیں اپنے عقیدہ کا اظہار ہر حال میں کرنا چاہیے۔ جو اس شرط کے ساتھ تعلیمی اداروں میں نوکری کرے تو ان شاء اللہ جائز ہوگی اور تنخواہ بھی حلال ہوگی۔ یہاں پھر اُس بات کا اعادہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تعلیمی اداروں کے وہ مضامین جن کا کفر و اسلام سے کوئی تعلق نہیں جیسے کوئی زبان سیکھنا سکھانا اور ریاضی وغیرہ یہ جائز ہے اور ایسی نوکری بھی بلاشبہ جائز ہے۔

یہاں ہم علماء و طلباء حضرات سے یہ گزارش بھی کریں گے کہ وہ پاکستانی تعلیمی اداروں کے نصاب میں موجود غیر شرعی اور کفری باتوں کی نشاندہی کریں اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اس موضوع پر ضرور لکھیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین

س: کچھ بھائی ہیں جو ابھی تعلیم لینے میں مصروف ہیں، اُن کی طرف سے یہ سوال ہے کہ فنی لحاظ سے مجاہدین کو کس شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کی زیادہ ضرورت ہے، انجینئر، ڈاکٹر وغیرہ کونسا شعبہ زیادہ اہم ہے، نیز ایک بھائی انجینئرنگ کررہے ہیں اُنہوں نے پوچھا ہے کہ انجینئرنگ کا کونسا شعبہ مجاہدین کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوسکتا ہے؟؟

ج: آپ نے بڑا اچھا سوال کیا۔اس وقت مجاہدین، ڈاکٹر اور انجینئر بھائیوں کے اتنے زیادہ محتاج ہیں جیسے پیاسا پانی کا محتاج ہوتا ہے۔ہم یہاں سرکاری ڈاکٹر نما قصائیوں کی منتیں کرنے پر مجبور ہیں۔جیسے ہمیں ڈاکٹر بھائیوں کی ضرورت ہے اُس سے کہیں زیادہ ڈاکٹر بہنوں کی ضرورت ہے۔بس اللہ تعالیٰ ہی ہمارے بھائیوں بہنوں کو ہدایت دے تاکہ وہ اِس عالمی جہاد کو اپنا درد سمجھیں، آمین

رہی بات انجینئرنگ کا کونسا شعبہ اس وقت جہاد و مجاہدین کے لیے زیادہ اہم ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمیں انتہائی زیادہ ضرورت ہے: الیکٹرونک، کیمیکل اور سافٹ ویر کے شعبے کے ماہرین کی ...... یہ بات بھی دوست و دشمن کو معلوم ہے کہ ڈرون طیاروں نے مجاہدین کو بہت ہی پریشان کیا ہوا ہے، ابھی ابھی ہم نے یہ خبر بی بی سی سے سنی کہ یہ طیارے ہیک کیے جاسکتے ہیں۔

کاش! کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا کوئی ہیکر تو ایسا ہو جو اپنے مجاہد بھائیوں کے غم کو اپنے دل میں محسوس کرے اور روزِ آخرت کی تیاری کے لیے اپنے ہنر کو اللہ کے راستے میں استعمال کرے، آمین

س۔اگر دینی مدرسے کا کوئی طالبِ علم دورانِ تعلیم جہاد کے لیے جانا چاہے تو کیا یہ مناسب ہے؟ (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے جب ہم کسی بڑے سے جانے کا مشورہ کرتے ہیں تو اُن کی طرف سے یہ جواب ملتا ہے کہ ابھی تعلیم کا وقت ہے ابھی تعلیم حاصل کرو، ابھی اگر جہاد میں گئے پھر آنے کے بعد ٹھیک طرح سے تعلیم پر توجہ نہیں دے پاؤ گے) آپ کا کیا نقطہء نظر ہے اِس بارے میں؟

ج: ہمارے دینی مدرسوں میں یہ ذہن بنایا جاتا ہے کہ وفاق المدارس سے فارغ ہونا ضروری ہے ورنہ تم عالم نہیں کہلاؤ گے چنانچہ ہمارے طلباء کرام کو تعلیم مکمل کرنے کا غم کھائے جاتا ہے۔حالانکہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔دورانِ تعلیم یہ بہانہ ہوتا ہے کہ تعلیم مکمل کرلو اور جب فارغ ہوجاتے ہیں تو یہ بہانہ ہوتا ہے کہ اتنا کچھ پڑھا ہے تھوڑی سی تدریس بھی کرلو، تدریس میں لگنے کے بعد اب شادی کا مسئلہ ہوتا ہے۔یوں نوکری چھوکری کرتے کرتے عمرِ عزیز گزر جاتی ہے۔اور

من مات و لم یغز و لم یحدث نفسہ بالغزو مات علی شعبۃ من النفاق

کے مصداق بن جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے،آمین

الحاصل جہاد فرض عین ہو جائے تو تکمیلِ تعلیم ،والدین کی اجازت وغیرہ اِن باتوں کی کوئی حیثیت نہیں رہتی ۔جیسے نماز پڑھنے والے شخص کو روزہ دار نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی روزہ دار کو نمازی کہا جا سکتا ہے ویسے ہی جہاد نہ کرنے والا طالب علم چاہے کتنا ہی نیک و پرہیز گار کیوں نہ ہو مجاہد نہیں کہلائے گا۔اور جیسے سستی کی وجہ سے نماز نہ پڑھنے والا شخص خواہ کتنے ہی روزے رکھے شرعاً فاسق کہلاتا ہے ویسے ہی جہاد نہ کرنے والا طالبِ علم بھی خواہ کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو فاسق کہلائے گا ؛ کیونکہ فرض عین کا تارک فاسق ہوتا ہے اور منکر کافر ہوتا ہے۔واللہ اعلم۔

آپ نے بڑوں سے پوچھنے اور اجازت نہ ملنے کی بات لکھی ہے اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ میرے طالب علم اور دوسرے ساتھیوں کو ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ مشورہ ہر وقت اہلِ فن سے ہی ہونا چاہیے۔ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ آپ نے بال کٹوانے ہوں اور آپ پہنچ جائیں موچی کے پاس یا آپ نے جوتے بنوانے ہوں اور آپ تشریف لے جائیں نائی کے پاس اور سبب یہ بتائیں کہ چھری، کانٹے اور قینچی دونوں کے پاس ہیں۔نہیں میرے بھائی!ایسا قیاس آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

و امور الجهاد انما يُطلب فيها برأى اهل الدين الصحيح الذين هم على علم بما عليه اهل الدنيا

یعنی جہادی مسائل ایسے علماء سے پوچھنے چاہئیں جو دو صفت کے حامل ہوں۔اولا: علم میں پختگی اور رسوخ۔ثانیا: زمینی حقائق کا علم۔

الحمد للہ ہمارے علماء کے علمی رسوخ اور پختگی میں ہمیں شک نہیں ہے لیکن افسوس کہ ہمارے علماء کرام کی اکثریت زمینی حقائق سے باخبر نہیں ہے جو انتہائی خطرناک بات ہے یہی وجہ ہے کہ جہاد میں جانے والے عام نوجوانوں اور دینی مدارس کے طلباء کو تکمیلِ تعلیم کے بہانے میدانِ جہاد سے روکا جاتا ہے حالانکہ میدانِ جہاد میں رجال کی سخت ضرورت ہے۔ہمیں اس رویّے پر انتہائی دُکھ ہے۔عجب ہے کہ بعض حضرات ایمان مکمل کرنے کا بہانہ کرتے ہیں اور مدرسے والے تعلیم مکمل کرنے کا بہانہ کرتے ہیں جب کہ یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کے مکمل ہونے کا شاید ہی کوئی دعویٰ کر سکے......!!

مام المجاہدین مولانا عبداللہ عزام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اگر ایک بچہ آپ کے سامنے پانی میں ڈوب رہا ہو اور آپ تلاوتِ قرآن میں مصروف ہونے کی وجہ سے اُس بچے کی مدد نہیں

کرتے اور وہ ڈوب جاتا ہے تو جس قرآن کو آپ پڑھ رہے ہیں وہ آپ پر لعنت کرے گا۔آج امت کے حالات ایک طرف اور ''بڑوں'' کا رویہ دوسری طرف......آپ خود نہیں آتے جب کہ آپ نے تعلیم 'مکمل' کر لی ہے تو کم از کم جہاد کا شوق رکھنے والوں کی تو صحیح رہنمائی کریں ۔کاش کہ ایسا ہو جائے......!!!

امریکی حملے کو آج گیارہ سال ہو چلے ہیں۔کہاں ہیں ہمارے ''بڑے''؟؟؟؟؟

صحیح بخاری میں ایک واقعہ کئی بار مختلف ابواب میں ذکر ہوا ہے۔تعجب ہوتا تھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اِس ایک واقعہ کو کئی بار تکرار کرتے ہیں آخر کیا وجہ ہے اور اس میں کیا نکتہ پوشیدہ ہے؟؟ آج ہم جب ''بڑوں'' کی حالت دیکھتے ہیں تو ہمارے دل پُکار اٹھتے ہیں :قربان جائیں آپ کے اے تاجدارِ مدینہ ﷺ......واقعہ یہ ہے کہ

ایک رات مدینے میں ایک خوفناک آواز سُنائی دی جس سے لوگ گھبرائے اور باہر نکلے کہ دیکھیں کیا مسئلہ ہے؟ لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آواز کی طرف سے آرہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہیں جس پر زین بھی نہیں اور آپ ﷺ اہلِ مدینہ کو فرما رہے ہیں:

''لن تُراعو لن تُراعوا''

تم ہرگز نہیں ڈرائے جاؤ گے، تم ہرگز نہیں ڈرائے جاؤ گے!!

ذرا تصور فرمایئے دنیا کا عظیم ترین انسان تنِ تنہا خود خطرے کا جائزہ لینے نکل پڑا، کسی خطرے کی پروا کیے بغیر وہ خبر گیری کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔قربان جائیں تیرے اے رہبر و رہنما......صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیا آج کے 'بڑے' اس بات کا جواب دینے کی جرأت فرما سکتے ہیں کہ وہ کیوں آج اِس سنت نبوی پر عمل پیرا نہیں جب کہ افغانستان اور پاکستان میں امریکی اور اُن کے نوکروں نے ظلم وستم کی آگ لگائی ہوئی ہے اور ناپاک فوج نے سوات وقبائل کو ایک دہکتے ہوئے دوزخ میں بدل دیا ہے؟؟؟؟؟؟؟ ہمارے زخم زخم دل یہ سوال ضرور پوچھنا چاہیں گے اور ہم یہ فریاد بھی ضرور کریں گے کہ

اِن کنتَ اِمامي فکن اَمامي

اگر آپ حقیقتاً ہمارے بڑے ہیں تو ہمارے آگے آگے رہیں، تمام میدانوں میں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جہاد کے موضوع پر آپ اُن علماء سے رابطہ کریں جو خود میدانِ جہاد میں اپنے جسم وجان اور علم وایمان کے ساتھ حاضر ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کے انجام کو بخیر فرمائے۔آمین

س۔اگرکوئی بغیر اجازت گھر سے جہاد کے لیے نکلے اور اندیشہ ہو کہ اُس کے نکلنے سے اُس کے والدین میں سے کسی کو صدمہ پہنچ سکتا ہے تو ایسی صورت میں کیا جہاد میں نکلنا جائز ہوگا؟

ج:اس زمانے میں جہاد فرض عین ہے اور جیسے نماز روزہ کے سلسلے میں والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں اسی طرح جہاد فرض عین ہوجائے تو ماں باپ سے اجازت لازمی نہیں (بدائع الصنائع ج٦ ص ۴۳۰۱)۔
فقہی قاعدہ ہے:

لا استئذان فی فروض الأعیان

یعنی وہ عبادتیں جو فرض عین ہوں اُن میں اجازت نہیں لی جاتی جیسے نماز روزہ وغیرہ۔

اس مسئلے میں امام ابن حزم رحمہ اللہ کا یہ اختلاف ہے کہ اگر کوئی کفیل نہ ہو اور جہاد میں چلے جانے کی وجہ سے ماں باپ دونوں یا ایک کے ہلاک ہوجانے کا یقین ہو تو جانا جائز نہیں (المحلی۔ج٧ص ۲۹۲ مسئلہ ۹۲۲)
لیکن یہ شاذ قول ہے جو چاروں امام اور جمہور امت کے خلاف ہے۔

سوال میں صدمہ کا لفظ ہے جو عذر نہیں بن سکتا جیسے سن کر بے ہوش ہوجانا وغیرہ اِن باتوں کو زیادہ اہمیت نہ دی جائے بلکہ امت کی ماؤں کی بھی تربیت کی کوشش کی جائے۔جیسے ہمارے ماں باپ نے ہمارے ساتھ اچھائی کی ہمیں بھی اُن کے ساتھ اچھائی کرنی چاہیے اور آپ کا جہاد میں جانا اُن کے ساتھ احسان ہے۔آپ شہید ہوں گے تو ان شاء اللہ اُن کے لیے سفارش کریں گے جو بہت بڑی خدمت ہے اور یہ عظیم خدمت وہ کیسے کرسکتے ہیں جو جہاد میں نہ جائیں اور جامِ شہادت نہ پئیں!؟

آپ کو یہ بات سن کر خوشی ہوگی کہ جب میں نے ہجرت کی تھی تو میرے ماں باپ نے مجھے اجازت نہیں دی تھی لیکن جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں تو میری امی جان میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور وہ مجاہدین کے لیے ہر وقت دُعاؤں میں مصروف رہتی ہیں اور میرے ابا جان جب دنیا سے رُخصت ہورہے تھے تو اُن کے لبوں پر میرے لیے اور مجاہدین کے لیے دُعائیں تھیں۔اللہ مجھے اپنے والدین کی شفاعت کا قابل بنائے اور امت کے بیٹوں ،بیٹیوں اور ماؤں ،باپوں کے لیے ہم یہی دعا کرتے ہیں کہ وہ سب مجاہد بن جائیں اور شہادت کے تاج سجا کر اللہ کے حضور جائیں۔آمین

ایک دن میں کوئی ماں خنساء نہیں بن جاتی ،کوئی بہن خولہ نہیں بن جاتی۔ابھی حال ہی میں ہماری ایک ۲۲ سالہ بہن نے فدائی حملہ کیا جو بیٹی بھی تھی ،ماں بھی تھی اور بیوی بھی تھی...... پانچ سالہ بیٹے کو چھوڑ کر راہِ خدا میں قربان ہونے چلی گئی اور فدائی حملہ کر بھی لیا۔

وہ اس سعادت کے حصول کے لیے چار سال تک امیروں پر دباؤ ڈالتی رہی، کوئی شاید یہ خیال کرے کہ وہ اپنے شوہر سے تنگ تھی۔ نہیں میرے بھائی! دونوں میاں بیوی کا آپس میں یہ عہد ہوا تھا کہ دونوں فدائی حملہ کریں گے اور جنت میں بھی ساتھ ہی رہیں گے۔ اللہ اکبر !اُس کی فدائی تربیت اور گاڑی کی تیاری شوہر نے خود کی۔ شوہر بھی اب اپنی باری کا منتظر ہے۔ اللہ آسان فرمائے، آمین

ہماری اس فدائی بہن کے ماں باپ چھ ماہ پہلے ہی پاکستانی جیل سے چھوٹ کر آئے تھے اُنہوں نے اپنی بیٹی کو بڑی خوشی سے اجازت دی اور اُنہوں نے جب کامیاب کارروائی کا سنا تو دُنبہ ذبح کر کے مدرسے کے بچوں کو کھلایا اور مُبارکبادیں وصول کیں۔ واقعہ ذکر کر دیا گیا۔ اب غور کرنا ہمارا کام ہے جو اپنے آپ کو مرد کہتے اور سر اُٹھا کر چلنا چاہتے ہیں...... ایک عورت جو بہن، بیٹی، ماں، بیوی سب کچھ تھی وہ امت کے مردوں کی تربیت کر سکتی ہے تو ہم کیوں اپنے عزت مآب والدین کی تربیت نہیں کر سکتے ؟؟؟ کام آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ ایک دو بار آپ نکل کر تو دیکھیں...... اللہ اُن کو آپ سے راضی کر دے گا ان شاء اللہ۔ جب اللہ ہمارے لیے ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے زیادہ محبوب ہو جائے گا تو تمام مسائل ان شاء اللہ حل ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

س: وہ لوگ جو کسی مجبوری کی وجہ سے جہاد کے میدان میں نہیں آسکتے وہ کس طرح مجاہدین کی مدد کریں؟

ج: شرعی عذر کی وجہ سے جو لوگ میدانِ جہاد میں نہیں آسکتے وہ شیخ انور عولقی شہید رحمہ اللہ کی 'جہاد میں شرکت کے ۴۴ طریقے' نامی کتاب کا مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ اُلجھے مسائل سُلجھ جائیں گے۔ لیکن ایک بات آپ کے ذہن میں ضرور ہونی چاہیے کہ جہاد کے اصل معنی قتال یعنی جنگ ہی ہیں اور وہی اصل جہاد ہے، دوسرے جو طریقے کتاب میں لکھے گئے ہیں وہ ''اعزازی مجاہد'' تو بنا سکتے ہیں لیکن حقیقی مجاہد میدانِ جنگ میں لڑنے والا شخص ہی ہے۔ اس لیے یہی ہماری اولین ترجیح میدانِ جنگ میں حاضری ہونی چاہیے۔

اعزازی مجاہد اور حقیقی مجاہد کے فرق کو شاید بعض حضرات نہ سمجھ پائیں اس لیے بتائے دیتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے سورۃ الاخلاص پڑھی اُس نے تہائی قرآن پڑھا۔ گویا کہ تین بار قل ہو اللہ احد پڑھنے سے ایک بار ختمِ قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو سننے کے بعد اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ میرا حکم بھی وہی ہے جو مکمل قرآن ختم کرنے والے کا ہے تو یہ غلط فہمی ہوگی۔ فقہی اُصولوں کے مطابق بھی یہ تصور غلط ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں ایک قرآن ختم کروں گا پھر وہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھے تو وہ حانث ہوگا اور اُس کی قسم پوری نہیں ہوگی۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ جس نے مجاہد کے گھرانے کی کفالت کی وہ جہاد کرنے والے ہی کی طرح ہے۔ اس حدیث سے اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ میدانِ جہاد میں موجود مجاہد کے برابر ہے تو یہ غلط فہمی ہوگی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ اعزاز و فضیلت اور چیز ہے، حقیقت اور چیز ہے۔ ہمیں جہاد کے اعلیٰ سے اعلیٰ طریقے کی جستجو ہونی چاہیے جیسے ہم دنیاوی معاملات میں اعلیٰ سے اعلیٰ کی تلاش میں رہتے ہیں۔

البتہ وہ مجاہد جو میدانِ جہاد میں ہے لیکن امیر نے اُسے جنگی اُمور سے دور رکھا ہوا ہے وہ حقیقی مجاہد ہی ہے اعزازی نہیں؛ کیونکہ امیر کی اطاعت اہم ہے۔

اب اصل جواب کی طرف لوٹتے ہیں......شرعی اعذار کی وجہ سے جو جہاد کے میدانوں میں نہیں آسکتے وہ اِن باتوں کی طرف توجہ دیں:

۱۔نیت کی سچائی اور اخلاص......اُن صحابہ کی طرح جو جہاد میں جانہ سکنے کی وجہ سے بلک بلک کر رویا کرتے تھے۔

{تولّوا واعینھم تفیض من الدمع حزنا}

یعنی اخراجاتِ جہاد نہ ہونے کی وجہ سے وہ غم کے مارے رویا کرتے تھے۔ ہر وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ جب بھی موقع ملا ان شاء اللہ جہاد میں جاؤں گا۔

۲۔مجاہدین کی کامیابی اور شریعت کی حکمرانی کے لیے دعائیں کرنا۔

۳۔اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اور مجاہدین کے لیے مالی تعاون اور دوسرے وسائل فراہم کرنا۔

۴۔مسئلہء جہاد کو واضح کرنا اور دشمنوں کے پروپیگنڈوں کا جواب دینا یا جوابات کو پھیلانا۔

۵۔مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینا خصوصا نوجوانوں کے جذبات کو اُبھارنا۔

۶۔مسلمانوں اور مجاہدین کی خیر خواہی اور اُن کی بھلائی کی کوشش کرنا۔

۷۔کفار اور اُن کے دوستوں کے درمیان بدگمانی پھیلانا۔

بطورِ مثال یہ چند باتیں لکھی گئی ہیں جو گھر بیٹھا معذور شخص بھی کرسکتا ہے ان شاء اللہ۔

یادر ہے کہ یہ آسان جہادی طریقے اُن لوگوں کے لیے ہیں جو شرعی عذر رکھتے ہوں ورنہ جہاد تو اصلا اور بنیادی طور پر جنگ ہی کا نام ہے۔تندرست اور صحت مند شخص کے لیے یہ اعمال کافی نہیں بلکہ میدانِ جہاد میں نکلنا لازم اور فرض ہے اور اپنے آپ کو جہادی ترتیبات کرنے والے کسی امیر کے حوالے کرنا ضروری ہے اپنی طرف سے 'اجتہاد' کر کے اپنے لیے کسی کام کا انتخاب کر لینا اور اُسے کافی سمجھ لینا غلط ہے۔واللہ اعلم

س: مفتی صاحب! اگر اپنے رشتے داروں میں سے کوئی ایسا ہو کہ وہ مندرجہ ذیل کاموں کا مرتکب ہو: جیسا کہ مجاہدین کے خلاف بدزبانی، ہر مجلس میں ان کے خلاف غیبتیں کرنا، اور اس کو اپنا مقصد بنالیا ہو۔ جہاں بھی جائے مجاہدین کے خلاف اپنی زبان استعمال کرے اور ہر مجلس میں ان کے خلاف من گھڑت قصے اپنی طرف سے پیش کرے۔ مجاہدین کے خلاف جو قوتیں لڑ رہی ہیں ان کی حمایت کرے کبھی خفیہ یعنی دل میں، کبھی علی الاعلان کرے اور لوگوں کو اپنی شائستہ باتوں سے ان کی طرف راغب کرے اور طاغوتی فوج میں بھرتی ہونے کا لوگوں میں شوق پیدا کرے جیسا کہ افغان ملی فوج میں......اور اس کی باتوں سے متاثر ہو کے کچھ لوگ یا رشتے دار اس فوج میں بھرتی بھی ہوئے ہیں اور یہ ان کو وہاں لگوانے میں کردار بھی ادا کرے۔ مجاہدین کے خلاف لڑنے والی فوج کی جنگ کو جہاد اور وطن کے لئے قربانی تسلیم کرے اور مجاہدین کے جہاد کو فساد تسلیم کرے۔ علماء حق کے خلاف ہر وقت اس کی زبان چلتی ہو۔ ہر مجلس میں ان کو ذلیل کرتا ہو، مہمانوں کے سامنے، اور اس پر فخر بھی کرتا ہو۔ اسلامی احکامات کو بھی تحریف کرتا ہو اور اسلامی احکامات کا مذاق اڑاتا ہو جیسا کہ داڑھی والے کو کہتا ہو کہ تم بھنگی لگ رہے ہو یا فلاں لگ رہے ہو وغیرہ وغیرہ۔ تو اگر کوئی صحیح العقیدہ شخص اس کو منع کرے اور اس سے بحث کرے تو یہ اس کے خلاف ہو جاتا ہے حتی کہ اس کو دھمکیاں دیتا ہے اور اس کو دین کے راستے سے ہٹانے کے لئے ترکیبیں کرتا ہے۔

اس صورت حال میں اگر کوئی اپنا عقیدہ اور اپنا ایمان بچانے کے لئے اس سے تعلق ختم کرلے یعنی اسے سلام بھی نہ کرے اور نہ ہی اس کی مجلس میں بیٹھے اور نہ ہی اس سے میل ملاپ رکھے۔ تو کیا شریعت کی روشنی میں یہ جائز ہیں یا کہ نہیں؟

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو رشتے داری توڑے گا وہ جنت میں نہیں جائے گا اور رشتے داری توڑنے کے بارے میں کافی وعیدیں آئی ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔ مفتی صاحب! کیا اس شخص سے دین کی خاطر تعلق توڑنا صحیح ہے یا نہیں؟

ج۔ جو علامات آپ نے لکھی ہیں وہ کسی مسلمان کی نہیں ہوسکتیں، چنانچہ مذکورہ بالا صفات کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ مرتد یعنی دائرۂ اسلام سے خارج اور مُباح الدم ہے۔

رہی بات رشتے داری کی تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اسلام میں عقیدہ کا رشتہ خونی رشتے پر مقدم ہے۔ ابولہب اور ابوطالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے، آزر ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے، اِن لوگوں کے لیے دعا کرنے کی اجازت تک نہیں دی گئی۔

جس رشتے دار کا تذکرہ سوال میں کیا گیا ہے وہ تو دشمن اور واجب القتل ہے نہ کہ قابلِ احترام۔ ہمیں سورۂ مجادلہ کی اِس آیت پر غور کرنا چاہیے جس میں اللہ نے اُن کافر رشتے داروں کا حکم ذکر کیا ہے جو اسلام و مسلمان دشمن ہیں۔ پڑھیے اور غور کیجیے......

{ جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی

طرح)نقش کر دیا ہے اور خصوصی نصرت سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش، یہی لوگ اللہ کی جماعت ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے} سورۂ مجادلہ ۲۲۔

یہ مسئلہ بہت تفصیلی ہے فی الحال اتنا سمجھ لیا جائے جو رشتے دار اسلام و مسلمان دشمن ہوں اُن سے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔صلہء رحمی کے سلسلے میں جو آیات و احادیث ہیں اُن کا ایسے رشتے داروں سے کوئی تعلق نہیں ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،قریش اور مکہ والوں کے درمیان ہونے والی جنگوں کو آپ کیسے سمجھیں گے وہ ایک دوسرے کے رشتے دار ہی تو تھے؟!اللہ تعالی ہمیں الولاء والبراء'' اللہ کی خاطر دوستی، اللہ کی خاطر دشمنی'' عقیدے کو زندہ کرنے کی توفیق دے،آمین

س: سرزمینِ دجلہ وفرات عراق سے ایک بھائی نے سوال کیا ہے کہ'' کیا ڈرون جاسوس طیاروں کے خلاف کوئی حکمتِ عملی ترتیب دی جارہی ہے اور کیا مستقبلِ قریب میں اِن کے خلاف کوئی پیش رفت ممکن ہے؟؟''

ج: ڈرون جاسوس طیاروں کے خلاف اب تک کئی مختلف قسم کی کوششیں کی جا چکی ہیں۔اُن میں بعض کامیاب بھی ہوئی ہیں اور مستقبل میں ان شاء اللہ اِن طیاروں کا توڑ آپ کے بھائیوں کے ہاتھوں میں ہوگا، نا اُمیدی مسلمان کا شیوہ نہیں......روس کے خلاف جاری جہاد میں مجاہدین گن شپ ہیلی کاپٹروں سے بہت ہی پریشان رہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اللہ کی مدد سے وہ اِس قابل ہو گئے کہ گن شپ مجاہدین کے نشانوں پر رہے۔ یاد رہے کہ جاسوس طیارے کوئی ناقابلِ شکست چیز نہیں ہے لیکن ماہر ساتھیوں کی شہادت اور وسائل کی کمی اِس سلسلے میں اہم رُکاوٹیں ہیں،غیر مشروط مالی اور تکنیکی امداد کی صورت میں جاری منصوبوں پر بھی بالمشافہہ بات ہوسکتی ہے، اللہ امت کے ہنرمند خواتین وحضرات کو باکردار بنائے اور پیسہ کمانے سے آگے بھی سوچنے کی توفیق دے،آمین

فی الحال انصار و مہاجر طالبان نے ایک بہت ہی اچھا منصوبہ شروع کیا ہوا ہے...... جب بھی کسی علاقے میں ڈرون حملہ ہوتا ہے تو طالبان کی کوشش ہوتی ہے کہ اُس علاقے میں موجود ناپاک فوج کی تنصیبات اور مراکز کو نشانہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ حملے پاکستان ہی کی مدد سے اکثر پاکستان کی حدود میں ہوتے ہیں۔ یہ منصوبہ تاحال کامیاب جا رہا ہے الحمد للہ اور یہ جو ڈرون حملوں کے روکنے کا شوشہ اور احتجاج آپ کو سنائی دیتا ہے یہ مجاہدین کے جوابی حملوں ہی کا نتیجہ ہے۔دُعا کریں کہ اللہ تعالی مجاہدین کو فضا میں مار کرنے والا اسلحہ بطورِ غنیمت نصیب کرے، آمین؛ یقینا (**الدعاء سلاح المومن**) دعا مسلمان کا اسلحہ ہے۔

س: کیا امام مہدی کے ظہور کا وقت آپ کو قریب لگتا ہے، کیا کوئی نشانیاں پوری ہو رہی ہیں اُن کے ظہور کی؟؟

ج: سوال کا جواب سمجھنے سے پہلے یہ بات سمجھ لی جائے کہ ہم اور آپ امتِ جہاد وقتال ہیں الحمدللہ، ہم معجزات و کرامات کا انتظار کرتے ہوئے ہاتھوں پہ ہاتھ دھرے بیٹھ رہنے والی امت نہیں بلکہ ہم مسلسل کوشش اور جہادِ پیہم میں لگی رہنے والی امت ہیں۔

اب سوال کی طرف آتے ہیں...... مہدی رضی اللہ عنہ سے پہلے نبوی طریقے پر خلافت قائم ہوگی چنانچہ اِس وقت ہماری ذمہ داری حضرت مہدیؓ کا انتظار نہیں بلکہ خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی کوشش کرنا ہے جو بغیر جہاد کے نہیں ہوسکتا۔

دلیل: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''ایک خلیفہ کی وفات کے موقع پر اختلاف پیدا ہوگا۔ اُس وقت ایک شخص جس کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان بنی ہاشم سے ہوگا وہ مدینے سے مکے کی طرف آئے گا جہاں رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان لوگ اُن کے نہ چاہتے ہوئے بھی اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے''

اِس حدیث کو امام احمد، ابوداود، طبرانی اور بہت سارے ائمہءحدیث نے ذکر کیا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ ابھی حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا وقت قریب نہیں بلکہ ایک ایسی خلافت قائم ہونا باقی ہے جو خلافتِ راشدہ کے طرز پر ہوگی ،ان شاءاللہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسطنطنیہ کے فتح کی بشارت دی تھی جو آٹھ سو سال بعد پوری ہوئی ،ہمیں اپنا عقیدہ مضبوط اور جہاد جاری رکھنا چاہیے قریب و دور سے سروکار نہیں رکھنا چاہیے۔ واللہ اعلم)

س: بانئ پاکستان محمد علی جناح کی نمازِ جنازہ تو ایک جید عالمِ دین نے پڑھائی تھی پھر اُن کو کافر کیوں قرار دیا گیا؟

ج: ایک بات یاد رکھیے گا کہ شریعت میں اُصول وضوابط بطورِ دلیل و حجت پیش کئے جاسکتے ہیں، پیغمبر اور صحابہ کے بعد کسی بھی شخص کا عمل بطورِ دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا۔ جناح ایک اسماعیلی شیعہ تھا اور اسماعیلی کفار ہیں اور کافر کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جاتی۔ یہ شریعت کا قاعدہ ہے۔ چنانچہ کسی ممتاز ترین عالمِ دین کا کسی کافر کی نمازِ جنازہ پڑھانا یہ اُن کا ذاتی عمل ہے جس کا جواب اُنہی کے ذمہ ہے۔ اللہ ہماری حالت پر رحم فرمائے ،آمین...... ہم اپنے اکابر کا احترام کرتے ہیں لیکن کتاب وسنت کی روشنی میں...... یاد رہے کہ ہمارے اکابر کا بھی یہی

عقیدہ رہا ہے کہ اللہ کی خاطر محبت کی جائے اور اللہ ہی کی خاطر نفرت کی جائے ،شریعت کے معاملات میں نفس پرستی اور شخصیت پرستی سے بچا جائے۔

تنبیہ: ناپاک فوج کے مرتد ہونے پر کافی سارے دلائل علماءِ حق نے لکھے ہیں لیکن ناپاک فوج کے سرکاری خطیب ہر روز ہی اِن مرداروں کی نمازِ جنازہ پڑھاتے ہیں،سرکاری کاغذات اور جھوٹے اخباروں میں اُن کو شہید بھی لکھا جاتا ہے۔کیا اِس ظاہری رکھ رکھاؤ اور نمود و نمائش سے اُن کا اصلی حکم بدل جائے گا؟؟؟

س: ایک بھائی کہتے ہیں۔۔۔میرا تعلق 'جماعۃ الدعوۃ' سے رہا ہے۔یہ جماعت افغانستان، کشمیر،عراق وغیرہ میں جہاد کرنے کا دعوی بڑے زور وشور سے کرتی ہے مگر تحریک طالبان پاکستان کو انڈیا اور اسرائیل کا ایجنٹ کہتی ہے۔مسئلہ یہ نہیں کہ یہ کیوں یہ کہتے ہیں؛ کیونکہ سب کو پتہ ہے کہ یہ پاکستان آرمی اور پاکستانی خفیہ ایجنسی کی جماعت ہے،اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس نظریہ کو پھیلانے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں۔جگہ جگہ پروگرام کرواتے ہیں جس میں تحریک طالبان پاکستان کو فتنۂ تکفیر سے موسوم کیا جاتا ہے۔اوران کے وہ کارکنان جو کہ مخلص ہیں، گمراہ ہورہے ہیں۔تو مفتی صاحب آپ سے درخواست ہے کہ اس جماعت کے قائدین اور علماء کو کسی طرح تنبیہ کی جائے۔اور انہیں غلط فہمیاں پھیلانے سے روکا جائے۔کیونکہ یہ وہ کام کررہے ہیں جو کام دجالی میڈیا اور خفیہ ایجنسیاں نہیں کرسکتیں۔یہ ہماری سوچوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتے جارہے ہیں، برائے مہربانی مخلص مجاہدین کو ضائع ہونے سے بچایا جائے اور اس جماعت کے قائدین کو دھمکی دی جائے۔اس قسم کی جماعتوں کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے جو ایجنسیوں کے تعاون سے چلتی ہیں؟

ج: ۲۰۰۱ میں جب امریکی بمباری امارت اسلامیہ افغانستان پر جاری تھی اُس وقت یہ بات کھل چکی تھی کہ پاکستان میں دو قسم کی فوجیں ہیں:

پہلی قسم وردی والی ہے اور دوسری قسم بغیر وردی والوں کی ہے اِن کے بڑوں کا وہی حکم ہے جو ناپاک فوج کا ہے جن میں حرکت المجاہدین، حرکت الجہاد، جیشِ محمد، جمعیت المجاہدین، البدر مجاہدین اور لشکرِ طیبہ وغیرہ ہیں (واضح رہے کہ لشکر طیبہ کے معنی پاک فوج ہی کے ہیں)اِن کے جو بڑے ہیں وہ میجر، کرنیل رینک ہی کے لوگ ہوتے ہیں، جن کی باقاعدہ تنخواہیں اور مُراعات مقرر ہوتی ہیں۔

یہ سب ISI کی تنظیمیں ہیں جو سب ہی جہادِ پاکستان کی مخالف اور پاکستان میں لڑنے والوں کے سخت دشمن ہوتے ہیں کیونکہ اِن کا نظریہ 'سب سے پہلے پاکستان' ہے، البتہ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے یہ مختلف قسم کے روپ بدلتے رہتے ہیں۔ورنہ کیا وجہ ہے کہ بابری مسجد کے لیے رونے والے لال مسجد کے معاملے پر اعلانِ جہاد نہ کرسکے؟؟؟؟؟

وہاں تو ایک تاریخی مسجد کے کھنڈرات کا معاملہ ہی تھا جہاں نماز وغیرہ بھی نہیں ہوتی تھی جب کہ لال مسجد میں جو ہوا وہ تو تاریخِ اسلام میں کبھی بھی نہیں ہوا......اب دھمکیوں کا وقت گزر چکا ہے، کام ہونا چاہیے تا کہ ہو خس کم، جہاں پاک!

رہی بات عام مسلمانوں کی تو......ہمیں اُن پر ترس آتا ہے کہ آخر کب ہمارے مسلمان بھائیوں بہنوں کی آنکھیں کھلیں گی۔اب تو پانی سر سے گزر چکا ہے خاص طور پر لال مسجد کے واقعے کے بعد توصفیں جدا جدا ہو چکی ہیں اور دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو چکا ہے۔بس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمارے مجاہدین کو قوم پرستی، وطن پرستی اور شخصیت پرستی کے بدبودار جذبات سے محفوظ فرمائے اور حق پرست مجاہد بنائے، آمین ثم آمین

یاد رہے کہ اِس وقت حق پرستوں کی ایک بہت بڑی تعداد جہادِ پاکستان میں جان و مال کے ساتھ مصروف ہے جو کبھی اِن تنظیموں کے روحِ رواں رہے تھے۔

اللھم اھدنا و اھدبنا و اللہ الھادی الی سواء السبیل۔

اللہ ہمارے انجام کو بخیر فرمائے، آمین

س: کچھ بھائیوں نے پوچھا ہے کہ دارالحرب کے مکمل مسائل اور اس کے خلاف جنگ کے اصول وضوابط کا مکمل مطالعہ کرنا ہو تو ائمہ سلف کے اقوال واجتہاد کے بارے میں کونسی کتابوں کا مطالعہ مفید رہے گا؟؟

اس سلسلے میں خصوصی طور پر علماءِ احناف کی کتب چاہئیں کیونکہ برّ صغیر میں اکثریت احناف کی ہے اس لیے کسی کو قائل کرنا یا دعوت دینا آسان رہے گا۔

اس کے علاوہ بھی ائمہ اربعہ اور اہل سنت و جماعت کے دوسرے مجتہدین کے کتب کی طرف رہنمائی کی جائے۔

ج۔امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب **کتاب السیر** اور اُس کی شرح اور علامہ کاسانی کی کتاب **بدائع الصنائع** میں شامل **کتاب الجھاد**...... جہاد اور اُس کے احکام ومسائل کو سمجھنے لیے بہترین کتابیں ہیں۔**مشارع الاشواق** کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔اور ہم عصر علماء کی کتابوں میں **العمدۃ فی اعداد العدۃ** اچھی کتاب ہے اور استاذ ابو مصعب سوری دامت برکاتہم کی کتاب **دعوۃ المقاومۃ الاسلامیہ العالمیہ** جو اُن کے ۳۰ سالہ جہادی زندگی اور تجربات کا نچوڑ ہے......بہترین کتاب ہے، اِن کتابوں کے مطالعے کی وصیت کرتا ہوں (یہ دونوں کتابیں آپ کو بھجوائی جا رہی ہیں۔واضح رہے کہ دعوۃ المقاومۃ سے بندہ نے تقریباً بیس (۲۰) اسباق MP3 کی شکل میں ساتھیوں کو پڑھائے ہیں وہ ان شاء اللہ جلد ہی انٹرنیٹ پر دستیاب ہوں گے)۔اللہ توفیق دے، آمین

پیغام!

☆☆☆ جامعہ حفصہ فورم میں کام کرنے والے ساتھی ایک عظیم خدمت میں مصروف ہیں ،آپ ایک عظیم نام سے منسوب ہیں۔جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں برپا ہونے والی تحریک نے امت مسلمہ خصوصا اسلامیانِ پاکستان کی کایا پلٹی ہے۔ہزاروں بھائیوں بہنوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا ہے۔آپ حضرات اُس انقلاب کے علم بردار ہیں،اِس جھنڈے کوزمین پر گرنے نہ دیجیے۔۔اللہ قبول فرمائے،آمین۔

عاجز بندہ دو نصیحتیں آپ حضرات کو کرنا چاہتا ہے:

پہلی نصیحت: میدانِ جہاد میں ذاتی طور پر تشریف لاکر جنگ میں شرکت کیجیے؛اِس سے آپ کے کام میں برکت ہوگی اورشہروں میں کام کرتے ہوئے تہجد کا اہتمام کریں، اللہ آپ کے ذہنوں اور دل ودماغ کو ایمان کے نور سے بھر دے گا اورعلم کے دروازے آپ پر وَا کردے گا ان شاءاللہ۔

دوسری نصیحت: مفاد پرستی ،وطن پرستی ،قوم پرستی اورشخصیت پرستی کی سیاست سے ہمیشہ دور رہیے،حق پرست بنیے ،حق بات کہنے اورحق کام کرنے میں کسی کی پروانہ کیجیے۔یہ شعر اپنے سامنے رکھ لیجیے......

ایک دن ہم بھی ہوں گے مستحقِ دادِ وفا
آج کوئی ہم سے برہم ہے تو برہم ہی سہی!

دعا ہے کہ اللہ تعالی مسلمانوں کوعزت اورشان وشوکت عطافرمائے،ذلت ورسوائی سے نجات عطافرمائے اور بھائیوں بہنوں کو جہاد فی سبیل اللہ میں دل وجان سے لگائے رکھے،آمین

درخواست ہے تمام مسلمان بھائیوں بہنوں سے کہ اپنے اُن انصار ومہاجر بھائیوں بہنوں کو دُعاؤں میں یادرکھیے جنہوں

نے امت کے کل پر اپنا آج قربان کیا{فمنھم من قضی نحبه و منھم من ینتظر}۔آمین آمین آمین

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم

آپ کا بھائی:

ابوذر عفا اللہ عنہ

۱۵ر شعبان ر ۱۴۳۳

سرزمینِ خراسان

جامعہ حفصہ فورم کے نام مفتی ابوذر حفظہ اللہ کا پیغام!

جامعہ حفصہ فورم میں کام کرنے والے ساتھی ایک عظیم خدمت میں مصروف ہیں، آپ ایک عظیم نام سے منسوب ہیں۔

جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں برپا ہونے والی تحریک نے امت مسلمہ خصوصا اسلامیانِ پاکستان کی کایا پلٹی ہے۔

ہزاروں بھائیوں، بہنوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا ہے۔

آپ حضرات اُس انقلاب کے علم بردار ہیں، اِس جھنڈے کو زمین پر گرنے نہ دیجیے۔

اللہ قبول فرمائے، آمین۔

اخوانکم فی الاسلام

www.jhuf.net

جامعہ حفصہ فورم